جوش واثر میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ جوش اور تاثیر کا عنصر ان کے یہاں اس کثرت اور شان سے آتا ہے، کہ ان کے اسلوب بیان میں ایک خاص دلکشی اور امتیازی خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ واقعات کی تصویر بھی آنکھوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور اس طرح فن انشا وادب میں ان کی تحریر کی ڈرامہ کی سی حیثیت ہو جاتی ہے۔ ہر لفظ، فقرہ یا خیال ایک ایکٹر معلوم ہوتا ہے جس میں قوت بھی ہے، حرکت بھی۔ مثلاً اگر وہ کسی بزم کا ذکر کریں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ محفل عیش و نشاط منعقد ہے اور سامعہ و باصرہ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اگر رزم کی طرف آئیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ مجاہدین کی تلواریں بے نیام ہیں اور ہر ایک مجاہد بڑھ بڑھ کر دادِ شجاعت دے رہا ہے گو کسی حد تک مبالغہ کو بھی اس میں دخل ہوتا ہوگا لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ بسا اوقات مبالغہ ہی اس کا حسن بن جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ یہ طبیعت پر گراں گذرے دل چاہتا ہے کہ کچھ اور ہو۔

(باقی آئندہ)

مولانا عبید اللہ سندھی

حالات تعلیمات اور سیاسی افکار

از پروفیسر محمد سرور

عدیم النظیر دل ودماغ۔ انتھاہ ایمان غیر معمولی ثبات واستقلال اور پیہم جدوجہد۔ یہ ہے مولانا عبید اللہ سندھی کی شخصیت۔ سرتاپا انقلاب اور انقلاب آفریں۔ یہ کتاب مرقع ہے اس نادرد بے مثال شخصیت اور اس کے نصف صدی سے زیادہ کے سیاسی تجربات کا۔ قیمت للعہ ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر مکتبہ برہان قرول باغ دہلی